بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۱ | ۷ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش | ۹ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ | ۷ نومبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۶۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ نبوت - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۱۰ بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو دونوں پاؤں میں ابھی درد کی شکایت ہے - احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں — کل باوجود علالت کے حضور ایدہ اللہ تعالے نے خطبہ جمعہ خود ارشاد فرمایا -

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق کو حبس البول کی پھر تکلیف ہو گئی ہے - احباب دعائے صحت کریں -

منشی نور محمد صاحب ساکن ہرسیاں ضلع گورداسپور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے - ان کا جنازہ بذریعہ لاری گزشتہ رات ۹ بجے قادیان لایا گیا - آج حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی - اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۹ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی اسلام کو سیاسی غلبہ حاصل ہوگا

مولوی ثناء اللہ صاحب کے جس مضمون کا ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں کیا گیا ہے - اس میں انہوں نے یہ بیان کیا ہے - کہ "الفضل" نے اپنے ۱۶ اکتوبر کے مضمون میں "سیاست اسلامیہ کے خلاف آواز" اٹھائی ہے - حالانکہ بانی جماعت احمدیہ نے آیت ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ "یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے - اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے - وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا"

اور آخر میں لکھا ہے "اس صراحت کے باوجود قادیان سے سیاست اسلامیہ کیخلاف آواز کا اٹھنا دو وجہ سے خالی نہیں - یا تو یہ لوگ مرزا صاحب کی تعلیم سے بے خبر ہیں - یا اگر باخبر ہیں - تو دل سے ان کو مسیح موعود نہیں مانتے"

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مولوی صاحب کے یہ دونوں قیاس سراسر غلط اور بے بنیاد ہیں - جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے بے خبر ہے - اور نہ دل کے کسی گوشہ میں شک وشبہ کا کوئی شائبہ رکھتی ہے - اس کا ایک نہایت واضح ثبوت یہ ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش فرمودہ تعلیم اسلام کو اکناف عالم تک پہنچانے کیلئے جماعت احمدیہ جس قدر مالی اور جانی قربانیاں کر رہی ہے - اس کی مثال دوسرے مسلمان جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں، پیش کرنے سے قطعاً قاصر ہیں - مولوی صاحب نے مشورہ دیا ہے کہ "ہم احمدیت کو چھوڑ کر سنت محمدی کو پکڑ لیں" مگر یہ تو بتائیں - کہ "سنت محمدی" ہے کہاں - اور مسلمان اس کی حفاظت اور اشاعت کے لئے کر کیا رہے ہیں؟ اگر وہ اس کی خاطر نہ تو ایک پیسہ خرچ کرتے ہیں اور نہ اس پر خود کاربند ہیں - تو اس کے متعلق ان کے مشورہ کی کیا وقعت ہو سکتی ہے - اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ جماعت احمدیہ ہی بفضل خدا "سنت محمدی" پر قائم ہے - اور ساری دنیا کو اس پر قائم کرنے کی بے مثال جدوجہد کر رہی ہے -

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ رقم فرمایا ہے - جماعت احمدیہ اس کے ایک ایک لفظ کی صداقت پر ایمان رکھتی ہے اور خوب اچھی طرح جانتی ہے - کہ "اسلام میں سیاست ہے" - اور اسلام کو سیاسی رنگ میں غلبہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی حاصل ہوگا - "الفضل" نے جس بات کے خلاف آواز اٹھائی ہے - اور جو مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں ثابت ہو رہی اور ان کی ملکی اور سیاسی ترقی کو پیچھے ڈال رہی ہے وہ یہ ہے - کہ انہیں کہا جاتا ہے - پہلے سیاسی غلبہ حاصل کرو - پھر اسلام کے قیام اور ترقی کا خیال دل میں لاؤ - مولوی صاحب نے خود اس تحریک کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے

"آج کل بعض اسلامی اخباروں میں یہ ذکر چل رہا ہے - کہ حکومت الٰہیہ قائم ہونی چاہیئے حکومت الٰہیہ کے بغیر اسلام کی تبلیغ اور تعمیر پوری نہیں ہو سکتی - حکومت الٰہیہ سے ان کی مراد سیاسی حکومت ہے"

مطلب یہ کہ اس وقت تبلیغ اسلام کو نظر انداز کر کے سیاسی حکومت قائم کرنے میں منہمک ہو جانا چاہیئے - جب مسلمانوں کی حکومت قائم ہو جائے گی - اس وقت اشاعت اسلام کی طرف توجہ کی جائے - جن حالات میں سے اس وقت مسلمان گذر رہے ہیں - انکی موجودگی میں اس قسم کے خیالات کا اظہار کرنا اپنے پاؤں پر آپ تیشہ چلانا نہیں تو اور کیا ہے - ظاہری سامان سے بالکل تہیدست، حوصلہ اور ہمت سے بالکل عاری، جرأت اور دلیری سے قطعاً محروم، اور روحانیت سے سراسر کوری پھر چاروں طرف سے مخالفین میں گھری ہوئی قوم کے لئے کیونکر ممکن ہے - کہ سیاسی حکومت قائم کر سکے - اور وہ بھی ان لوگوں پر جو دولت میں، تعداد میں، علم و ہنر میں، ساز و سامان میں بہت بڑھے ہوئے ہیں - پھر اس قسم کے اعلانات کے بعد کہ مسلمان اپنی حکومت قائم کرتے ہی جبر و تشدد سے "اسلام کی تبلیغ اور تعمیر" شروع کر دیں گے - غور و فکر سے کچھ بھی کام لینے والے کے نزدیک یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا - اول مسلمانوں کے پاس ہے ہی کیا - جس کی بناء پر دنیا میں وہ اپنی حکومت قائم کر سکتے اور سیاسی اور ملکی غلبہ پا سکتے ہیں - دوسرے خونی مسیح و مہدی کا عقیدہ ان کو پہلے ہی سیاسی اور ملکی لحاظ سے بے حد نقصان پہنچا چکا ہے - غیر قومیں اس کی وجہ سے مسلمانوں کے خون کی پیاسی بن گئیں اور انہوں نے ہر ممکن کوشش کی - کہ مسلمانوں کو دنیا میں نہ صرف سیاسی اقتدار نہ حاصل ہو سکے - بلکہ انہیں بزرگوں کی قربانیوں کے صدقے جو کچھ حاصل ہے وہ بھی چھین لیا جائے - چنانچہ آج یہ حالت ہے - کہ وہ دنیا جس میں اسلامی سیاست کا ڈنکہ چاروں طرف بجتا تھا - اس میں اب ایک طاقتور اور غالب مسلمان حکومت بھی نہیں پائی جاتی -

اس تجربہ اور مشاہدہ کے بعد اب پھر یہ کہنا کہ مسلمان پہلے سیاسی حکومت قائم کریں اور پھر اسلام کی تبلیغ اور تعمیر کی طرف متوجہ ہوں - غیر مسلم طاقتوں کو کھلے الفاظ میں اس بات کا چیلنج دینا ہے - کہ اٹھو - اور مسلمانوں کو بالکل پیس کر رکھ دو - مخالفین اسلام پہلے ہی کون سی کمی کر رہے ہیں - کہ انہیں خواہ مخواہ مشتعل کیا جائے - اور مسلمانوں کی تباہی و بربادی کو انتہاء تک پہنچانے کے لئے خود وجہ انہیں بتائی جائے -

پس اس قسم کے خیالات کا اظہار نہ صرف کوئی فائدہ نہیں دے سکتا - بلکہ سخت نقصان رساں ہے - دنیا میں کچھ کر کے دکھانیوالی قومیں

اس طرح کے بے سروپا دعوے نہیں کیا کرتیں۔ جو مخالف طاقتوں کو نقصان رسانی پر زیادہ سے زیادہ آمادہ کر سکیں۔ اور یہ وجہ جواز پیش کر دیں۔ کہ جب فلاں قوم ہمارے قلع قمع کے لئے سیاسی غلبہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تو ہم کیوں نہ خود حفاظتی کے حق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا خاتمہ کر دیں۔ ترقی اور غلبہ حاصل کرنے والی قومیں بے حد احتیاط اور حزم کے ساتھ دوسروں کو جذب کرنے کی طاقت بڑھانے اور اسے محفوظ رکھنے میں مصروف رہتی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی قائم کردہ جماعتیں تو ظاہری جدوجہد کے ساتھ ساتھ خدا تعالےٰ کو اپنا کارساز سمجھتی، ہر وقت اس کی طرف جھکی رہتی ہیں۔ اور اسی کی رضا کے حصول کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتی ہیں۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں سیاسی اور ملکی غلبہ بھی حاصل ہوگا۔ مگر اسی طریق سے جو مذہبی جماعتوں کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر ہے۔ اس کے متعلق مختصراً پھر عرض کیا جائے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن شریف کن لوگوں سے لڑنا جائز قرار دیتا ہے

"جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف یونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا۔ بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ اور اس بات سے کہ وہ خدا تعالےٰ کے حکموں پر کاربند ہوں۔ اور اس کی عبادت کریں۔ اور ان لوگوں سے لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے۔ جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں۔ اور مومنوں کو ان کے گھروں سے اور وطنوں سے نکالتے ہیں۔ اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں۔ اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ اولٰئک الذین غضب اللہ علیھم و وجب علی المومنین ان یحاربوھم ان لم ینتھوا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالےٰ کا غضب ہے۔ اور مومنوں پر واجب ہے۔ کہ ان سے لڑیں۔ اگر وہ باز نہ آئیں۔" (نور الحق حصہ اول صفحہ ۴۵)

"امانت تحریک جدید" میں روپیہ جمع کرنا چندہ تحریک جدید میں جمع کرنے سے کم اہمیت نہیں رکھتا

"امانت تحریک جدید" یا "امانت تحریک جائداد" ایک ہی فنڈ ہے۔ جو تحریک جدید کے ماتحت ہے۔ جس میں اپنی "امانت" جمع کرانے والے جب چاہیں اور جس وقت چاہیں تحریر بھیج کر روپیہ واپس لے سکتے ہیں۔ اور لے رہے ہیں۔ پس جنہوں نے ابھی تک "امانت تحریک جدید" میں روپیہ جمع کرنا شروع نہیں کیا۔ وہ فوری توجہ کریں۔ حضور نے امانت تحریک جدید کی اہمیت کے متعلق فرمایا "یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی۔ اور پھر اس میں یہ سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے۔ کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے۔ اتنی ہی قربانی کی رُوح اس کے اندر موجود ہے۔ تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے۔ اور اس کا دُنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں"۔ پس ایسی اہمیت والی امانت میں آپ کو ماہوار ضرور روپیہ جمع کرنا چاہیئے تا آپ روپیہ پس انداز کر سکیں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیاست

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

نہ ہو گر سخت نگرانی جماعت[1] رہ نہیں سکتی
سزائیں گر نہ ملتی ہوں، ریاست رہ نہیں سکتی

شریروں سے رعایت ہو۔ تو نیکوں کا خدا حافظ
جماعت[1] یا ریاست[2]۔ بے سیاست رہ نہیں سکتی

[1] روحانی جماعت [2] دنیاوی حکومت

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

بہار۔ مولوی محمد سلیم صاحب ۱۵ اکتوبر تک تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔ اس عرصہ میں سات لیکچر دیئے۔ ۵۰ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ بھاگلپور، کیرنگ، خوردہ روڈ۔ خوردہ پوری اور کلکتہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ درس قرآن دیا۔ اس عرصہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ۱۴ اشخاص بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

بنگال۔ مولوی اعجاز احمد صاحب اعجاز اکتوبر کے دوسرے ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ ۴ مقامات کا دورہ کیا۔ ۴۰ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ تین لیکچر دیئے۔ اس عرصہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ۱۲ احباب نے احمدیت قبول کی۔ قریشی محمد حنیف صاحب قمر اگست کے پہلے تین ہفتوں کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ گیارہ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۸۴ میل پیدل سفر کیا۔ ۹۴ کتب ٹریکٹ سلسلہ کے فروخت کئے۔ تین احباب نے بیعت کی۔ جن میں ایک عورت ہے۔

کوئٹہ۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ اکتوبر کے دوسرے ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ دو مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ دو لیکچر دیئے۔ ایک خطبہ جمعہ پڑھایا۔ سولہ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ روزانہ قرآن مجید اور حدیث کا درس دیا گیا۔ اس عرصہ میں یہاں یوم پیشوایان مذاہب کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے دو تقاریر کیں۔ جلسہ میں ہر مذہب وملت کے شرفا شامل تھے۔ یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ خدام اور انصار کے تعلیمی و تربیتی جلسے کرائے گئے۔

کشمیر۔ مولوی عبد الواحد صاحب اکتوبر کے تیسرے ہفتے کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ دو خطبات جمعہ پڑھے۔ ۹ مختلف مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۲ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ پانچ تربیتی درس دیئے۔ جماعتوں میں تربیتی کام بھی کیا گیا۔ اس عرصہ میں بفضل خدا ایک شخص نے احمدیت قبول کی۔

وزیر آباد۔ ایم عبد اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ وزیر آباد لکھتے ہیں۔ سیالکوٹ کے جلسہ کے بعد ۱۸-۱۹ اکتوبر کو وزیر آباد میں ۲ اجلاس کئے گئے۔ جن میں قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری۔ گیانی عباد اللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا فیصلہ چندہ نادہندگان کے اخراج کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بعض چندہ نادہندگان کا معاملہ پیش کیا گیا جس پر حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ "ایسے کیسوں میں جماعت ہائے متعلقہ کو ہدایت دی جائے۔ کہ وہ اس رقم کے نادہندگان کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں۔ تا ان کو جماعت سے خارج کیا جائے"۔ نیز فرمایا "جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کروا لیا جائے۔ تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے۔ اور ان سے وصولی چندہ کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا۔ اس لئے عہدہ داران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر ان کی جماعت میں ایسے دوست ہوں۔ جو باوجود ہر قسم کی کوشش کے چندہ نہ دیتے ہوں۔ تو ان کا معاملہ جماعت کی رپورٹ کے ہمراہ نظارت امور عامہ میں بھجوائیں۔ تا اخراج کا فیصلہ کیا جائے۔ جب تک ان کے اخراج کا فیصلہ جماعت مقامی نظارت امور عامہ کے توسط سے نہیں کرا لیتی۔ ان سے چندہ کا مطالبہ جاری رکھا جائے۔ (ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

(۳)

صدر محترم کا خدام سے خطاب

ذیل میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی وہ تقریر درج کی جاتی ہے۔ جو انہوں نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے اختتام پر فرمائی۔ اس تقریر کے ابتدائی فقرات اس واقعہ کی طرف اشارت ہیں۔ جس کا تفصیلی ذکر جلد بعد میں کیا جائے گا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

کھونا اور پانا

آج ہم نے بہت کچھ کھویا اور بہت کچھ پایا ہے۔ جو ہم نے آج کھویا ہے۔ اسے پا نہیں سکتے۔ اور خدا کرے۔ کہ جو ہم نے پایا ہے اسے کبھی کھو نہ سکیں۔ اور یہ اصول جو آج ہمیں سکھایا گیا ہے۔ کہ اسلامی آداب کا بجا لانا ہی ہماری زندگیوں کا مقصد اور ہماری توجہ کا مرکز ہونا چاہیئے یہ ایسا سبق بن جائے۔ کہ جسے ہم کبھی نہ بھولیں۔ یہ سبق ہر وقت ہماری آنکھوں کے سامنے رہے۔ یہی رنگ جو آج ہم پر چڑھایا گیا ہے۔ اس میں ہمارے اعمال رنگین رہیں

ہر لحظہ جدوجہد کی ضرورت

کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ آگے بڑھنا تو کجا۔ جب تک اس کے قیام کے لئے بہت بھاری جدوجہد اور کام نہ کیا جائے۔ ہم سب کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ہمیں محسوس بھی نہیں ہو رہا ہوتا۔ کہ کسی قسم کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمیں اپنے جسموں کے کروڑوں ذرّوں کی وہ کوشش محسوس نہیں ہوتی۔ جو ہمیں کھڑا رکھنے کے لئے ہو رہی ہوتی ہے۔ مگر جب ہمیں نیند کا ایک جھونکا آتا ہے۔ تو ہمارے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں۔ گو ہم بھول جاتے ہیں۔ کہ ہمارے کھڑے رہنے کے لئے بھی کوشش درکار ہے۔ لیکن جب ہم چل رہے ہوتے ہیں۔ اور ہمارا جسم مختلف زاویے بنا رہا ہوتا ہے۔ تو اس وقت وہ کوشش بہ نسبت کھڑے رہنے کی کوشش کے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ایک حد تک ہمیں علم اور احساس بھی ہوتا ہے کہ کوئی کوشش ہو رہی ہے۔ یہ بنیادی اصول ہے۔ جو عالم کے ہر کام میں اور زندگی کی ہر حرکت میں پایا جاتا ہے۔ سمندروں کے تلاطم کا انحصار قوموں کی ترقی اور تنزل کے وقتوں کی تعیین اسی اصول پر کاربند ہے۔ یہی جدوجہد جب ختم ہو جاتی ہے۔ جب انسان کو نیند کا جھونکا آتا ہے۔ جب سمندروں کے پانی میں وہ تلاطم نہیں رہتا۔ تو وہ زندگی وہ حرکت وہ جوش ختم ہو جاتا ہے۔ اور زندگی مجسم مردار بن جاتی ہے۔

احمدی نوجوان کی زندگی

احمدی نوجوان کی زندگی خاص وقت کے لئے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح سے وعدہ کیا ہے۔ کہ ہم تیرے ماننے والوں کو قیامت تک تیرے مخالفوں پر غلبہ دینگے احمدی نوجوان نے قیامت تک زندہ رہنا ہے مرنا نہیں۔ اس لئے اسے بہت بڑی اور مسلسل جدوجہد اور کوشش کی ضرورت ہے۔ اگر احمدی نوجوان نے ترقی کے میدان میں ایک جگہ کھڑے نہیں رہنا۔ اگر ہر لحظہ اسے زیادہ زندہ ہونا ہے۔ تو یقیناً اس کی کوشش اپنے قیام کے لئے اور ترقی کے لئے پہلے سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ ہم زبانوں کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ احمدی نوجوان کی زندگی قیامت تک پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن اگر ہم وہ نوجوان بننا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اپنی کوششوں کو بھی وسیع کرنا چاہیئے۔ ورنہ ہم اس دنیا سے اس طرح کاٹ کر پھینک دیئے جائیں گے جس طرح کہ مردہ حصہ جسم سے کاٹ کر پھینک دیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قیامت تک مقرر کر دیا ہے۔ کہ دنیا کا کوئی نوجوان زندہ نہیں مگر احمدی نوجوان۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اگر ہم نے ہی وہ نوجوان بننا ہے تو ہمیں وہی کوشش بھی کرنی چاہیئے۔ چونکہ ایک طرف ہماری زندگی کا پھیلاؤ قیامت تک ہے۔ اور دوسری طرف ہماری ترقی کی حدود آسمانوں سے بھی بلند ہیں۔ تو کس قدر وسیع پیمانہ پر جدوجہد ہے جو ہمیں کرنی ہے۔ اگر ہم اس خیال کو ہر وقت دل میں حاضر رکھیں کہ احمدیت ایک قیامت تک زندہ رہنے والی جماعت ہے۔ اور ہم اس جماعت کے نوجوان ہیں۔ اور یہ کہ دنیا مٹا دی جائے گی مگر اس جماعت کا وجود قیامت تک رہے گا اگر یہ حقیقت ہم پر واضح ہو جائے۔ تو وہ سستی اور نیند کے وہ لمحے جو ہم پر طاری ہو جاتے ہیں کبھی نہ ہوں۔ اگر ہماری کوششیں زیادہ ہونگی۔ تو اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی رحمتیں بھی ہم پر زیادہ ہونگی۔ ہم اپنی زندگی کے چند دنوں کے لئے جو یہاں آئے ہیں۔ اور ان اجتماعوں میں جو وقت ہمارا گزرتا ہے۔ اگر اس وقت کے کسی لحظہ میں ہم وہ سبق سیکھ لیں۔ جو نہ صرف ہماری بلکہ ہماری اولادوں کے لئے بھی ہمیشہ کی زندگی خریدنے والا ہو۔ تو اس ایک لحظہ پر ہماری زندگی قربان کر دینی چاہیئے۔ جو دوسرے لوگ گزار رہے ہیں۔

ہمارا رب اور اسکی رضا

ہمارا رب تمام دنیا سے ہمیں زیادہ پیارا ہے۔ اگر وہ راضی ہو تو دنیا کی کوئی حیثیت نہیں۔ لیکن اس کی رضا کا حاصل کرنا آسان کام نہیں۔ اور نہ محض زبان کے کہنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ ہم مسلم ہیں اور اسلام کا لفظ ہمیں یہ سکھاتا ہے۔ کہ کامل پیروی کرنی ہوگی اپنے آپ کو اور اپنی محبوب خواہشات کو اپنے رب کے سامنے جھکا دینا ہوگا۔ یہ کہتے ہوئے۔ کہ سب کچھ تیرا ہے۔ اور جس طرح ہم پہلے کہتے تھے۔ اسی طرح اب بھی ہیں تب خدا کہے گا۔ کہ تو نے سب کچھ قربان کیا۔ میں نے دنیا کا سب کچھ تجھے دیا۔ خدا ہمیں جو دے گا۔ وہ ساری دنیا بھی ہم سے نہیں چھین سکتی۔ اس کی رضا سے ہی ہماری علمی ترقی ہے۔ اس کی رضا سے ہی ہماری تجارتی ترقی ہے۔ اس کی رضا سے ہی ہماری فلسفیانہ ترقی ہے۔ اور اس کی رضا سے ہی ہماری ہر دوسری قسم کی ترقیات ہیں۔ یہ سب اس کی رضا کا حصہ ہیں۔ ہم اس میں تفریق نہیں کر سکتے۔ ہم اپنے خدا سے کہیں گے۔ کہ اے ہمارے رب جو کچھ تو نے ہمیں دیا تھا۔ اموال۔ عزتیں۔ اولادیں۔ اور تمام ان کے متعلقات وہ سب تیری ہیں۔ جس طرح تو کہے گا ہم خرچ کرینگے جس طرح رکھے گا رکھیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ کہیگا۔ کہ ساری دنیا کی بادشاہتیں تمہاری ہیں۔ اگر خدا کہتا ہے۔ کہ میں دنیا کا مرکز قادیان کو بناؤں گا۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ تیرا شکر ہے۔ ہم نے ہر چیز تجھی سے حاصل کرنی ہے۔ پس جہاں ہمارا اصول خدا اور محض خدا کی رضا حاصل کرنا ہے۔ تو ہم ان طاقتوں کو جو ہمیں خدا نے ودیعت کی ہیں ضائع نہیں کریں گے۔ اگر رہبانیت کے طریق پر خدا تعالیٰ کے نزدیک ہونا ضروری ہوتا۔ تو انسان کے دماغ میں فلسفہ اقتصادیات معاشرت اور معاشیات وغیرہ کے متعلق سوچنے کی طاقتیں نہ ہوتیں۔ ان طاقتوں کا رکھا جانا بتاتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انسان کو ہر قسم کی ترقیات دینا چاہتا ہے۔ اور یہ کہ یہ ترقیات اس کو محبوب ہیں۔ خدا نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے۔ اگر ہم اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے۔ دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سچا نبی اور قیامت تک شریعت لانے والا رسول تھا اگر ہم اپنی پوری کوشش کریں۔ تو یقیناً ہم ان وعدوں کے وارث ہوں گے۔ جو کئی سو سال قبل ہمارے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ ہمیں ملے تھے۔ اور آج پھر ہمیں مسیح محمدی کے ذریعے ملے ہیں۔ وہ وعدے جن کی تجدید آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کی گئی ہے۔ وہ اتنے وسیع پیمانہ پر ہیں۔ اور اتنے راستے ترقی کے ہمارے لئے کھولے گئے ہیں۔ کہ ہم سستی نہیں دکھا سکتے

خدام الاحمدیہ کا پروگرام

ہمارا خدام الاحمدیہ کا پروگرام باوجود مختلف شعبوں پر پھیلے ہونے کے زندگی کے سب پہلوؤں پر حاوی نہیں۔ ہمیں اسے اور وسیع کرنا ہے۔ لیکن صحیح طریق یہ ہے۔ کہ ہم پوری توجہ اور اپنی ساری طاقتوں کو خرچ کر کے اس پہلے پروگرام پر چلیں۔ کہ یہ اصل پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ اگر ہم اسی سے اکتا جائیں۔ تو یقیناً ترقیات کے دروازے ہمارے لئے کھل نہیں سکتے۔

اگر ہم نے زندہ رہنا ہے۔ اور یقیناً زندہ رہنا ہے۔ تو ہماری کوششیں ایک دن میں ختم نہیں ہو جانی چاہئیں۔ اگر مہینوں ہمیں معمولی کھانے پر زندہ رہنا پڑے۔ نہیں بلکہ بھوکے رہ کر گذارہ کرنا پڑے۔ اگر مہینوں ہمیں زمین پر سونا نہیں بلکہ سالہا سال اسی طرح گذارنے پڑیں تو ہم سمجھیں گے۔ کہ ہماری زندگی چھوٹی۔ اور جو ہم نے پایا وہ بڑا ہے۔

ہماری مجالس نے یقیناً گذشتہ سال میں وہ ترقی نہیں کی، جو ضروری تھی۔ بعض مجالس نے زیادہ سستی دکھائی ہے۔ ہم اب جب باہر جائیں تو یہ عہد کرکے نکلیں۔ کہ آدھ گھنٹہ یا ایک گھنٹہ روزانہ نہیں۔ ایک آنہ یا دو آنہ نہیں۔ بلکہ جتنی ضرورت ہو ہم خوشی سے ہر قربانی قبول کریں گے۔ ہم اپنے قومی کریکٹر کو اور اپنی قومیت کو محفوظ اور پاک رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرینگے۔ ہم اپنی نسلوں کو اس رنگ میں رنگین کرتے چلے جائیں گے۔ جو رنگ کہ ہم پر چڑھایا گیا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں۔ تو یقیناً روز بروز نتائج بڑھتے جائیں گے

آج ہم نے یہ عہد کرکے اُٹھنا ہے۔ کہ ہم احمدیت اور اسلام کی خدمت کے کام میں۔ خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے پروگرام میں کبھی کوتاہی نہیں کریں گے۔ اور دوسری چیزوں کو قربان کرکے ہم امر بالمعروف کی ان تفاصیل کو جو خدام الاحمدیہ ہمیں سکھاتی ہے۔ ان پر کاربند رہیں گے۔ یہ درد ہم میں سے ہر ایک کے دل میں ہونا چاہئیے۔

شکر گزاری

مَیں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہم میں سے کس نے کل کی بجائے آج ہی مر جانا ہے۔ نہ کوئی اور یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا۔ ہم اپنی زندگی پر خدا تعالےٰ کی شکر گزاری اس طریق پر کریں۔ کہ ہم اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر طور پر خدمتِ دین کے لئے خرچ کریں۔ اور یہ ہمارے جوش کی رَو تیز سے تیز تر ہوتی جائے۔ کہ جب ہم اس جہان سے چلے جائیں تو یہ رَو بھی جاری رہے۔

احمدیت کا سورج کہ جس نے اب طلوع کیا ہے۔ یہ قیامت تک غروب نہیں ہوگا انشاء اللہ العزیز۔ یہ نصف النہار پر رہے گا۔ مگر اس کے لئے اجتماعی کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ تعلیم دی ہے۔ کہ زیادہ متقی زیادہ پرہیزگار اور زیادہ رضاء الٰہی کو حاصل کرنے والا وہ ہے۔ جو اجتماعی کوششوں میں زیادہ حصہ لیتا ہے۔ ہماری آنکھوں کو ہر منظر اس منظر۔ نظریہ اور تصور کی وجہ سے دھندلا ہو جانا چاہیئے۔ اور ہماری آنکھوں کے ہر نظارہ میں اس کا اثر ہو۔ کہ اجتماعی زندگی کے لئے ہمیں تیار رہنا ہے۔

دُعا

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم ان باتوں پر ہمیشہ گامزن رہیں۔ جو ہمیں سکھائی گئی ہیں۔ اور ان قوتوں کو استعمال کر سکیں۔ جو خود اُس نے ہمیں دی ہیں۔ اس کے قرب کو حاصل کر سکیں۔ اُس کے دین کو زیادہ سے زیادہ پھیلا سکیں۔ دنیا کی تباہی کے سامانوں کو زیادہ سے زیادہ دُور کر سکیں۔ اور وہ عالمگیر امن جو تمغہ ہے ہماری کوششوں کا اس کے قیام میں ہمارا حصہ سب سے زیادہ ہو۔ سب اقوام ہمارے ذریعہ ایک ہو جائیں۔ کالے۔ گورے۔ چھوٹے بڑے۔ جاہل اور پڑھے ہوئے سب ایک ہو جائیں اور ہم میں سے ہر ایک یہ سمجھے۔ کہ میری تکلیف میں صرف مَیں ہی شریک نہیں ہوں۔ بلکہ ساری دنیا اُس میں شریک اور اس کے زائل کرنے میں کوشاں ہے۔ ہم دنیا میں ایسی اُلفت پیدا کر دیں۔ کہ جس کے بعد پھر دنیا میں کبھی غصہ، نفرت، بیگانگی۔ اور بیدردی نہ ہو۔ اور جس طرح خدا ایک ہے۔ اسی طرح دنیا بھی ایک ہو جائے۔ اور اس نتیجہ کے پیدا کرنے میں سب سے زیادہ حصہ ہمارا ہو۔ آمین

صدر محترم نے آخر میں خدام الاحمدیہ کا عہد دُہرایا۔ اور اس میں حسب ذیل الفاظ کا وقتی طور پر اضافہ فرمایا:—

میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی زندگی میں اسلامی آداب کو قائم کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اور کبھی بھی کسی موقعہ پر خوشی کے اظہار کے لئے تالی نہیں بجاؤں گا۔

(نامہ نگار سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ)

نفع مند کام پر روپیہ لگانیوالوں کیلئے نہایت عمدہ موقع

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائیگا جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہیگا اور نفع لائیگا۔ ناظر بیت المال

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۰۳۸ منکہ عبداللہ خاں ولد چوہدری پیر محمدؐ صاحب قوم جٹ بھگت پیشہ زمیندارہ و ملازمت عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن قلعہ صوبا سنگھ ڈاک خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{43}$-۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ دس ایکڑ زمین جس کی کل قیمت ۵۰۰۰/- روپے ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۴۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ یا کوئی ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ عبداللہ خان موصی بقلم خود گواہ شد:۔ حکیم عنایت اللہ قلعہ صوبہ سنگھ گواہ شد:۔ عبداللہ خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ۔ گواہ شد:۔ حکیم فیروز الدین انسپکٹر بیت المال۔

۷۰۴۱ منکہ علی محمد ولد عظیم بخش قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن دنجواں خورد ڈاک خانہ بھیل ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{43}$-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ (۱) ساڑھے چار گھماؤں اراضی نہری و چاہی ہے۔ جس کی قیمت اس وقت اندازاً مبلغ تین ہزار چھ صد روپیہ ہے۔ (۲) دس کنال اراضی بارانی ہے۔ جس کی قیمت اسوقت اندازاً ۵۰۰/- روپے ہے (۳) ایک مکان رہائشی واقع موضع مذکور جس کا رقبہ اندازاً ۱۶ مرلے ہے۔ اس کی قیمت اندازاً دو صد روپیہ ہے۔ کل میزان چار ہزار تین صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اقرار کرتا ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد یا روپیہ بمد وصیت بحوالہ صدر انجمن احمدیہ مذکور یا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ مذکور کردوں تو وہ زر وصیت میں سے منہا کیا جائے گا۔

نوٹ۔ اراضی مذکور میں سے ۸ کنال زمین بعوض ۸۰۰/- روپے گروی ہے۔ سو یہ رقم کل میزان میں سے منہا کرکے باقی ۳۵۰۰/- روپے رہ جاتی ہے۔ العبد:۔ علی محمد از دنجواں گواہ شد:۔ تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد:۔ رشید احمد ولد فضل قادر مرحوم دنجواں۔

۷۰۳۶ منکہ بیگم جان زوجہ جمعدار نعمت اللہ خاں صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد ایک مکان پختہ عمارت واقعہ دارالرحمت ہے۔

قیمت فی جلد ۳/-/- رعایتی قیمت ۲/۶/-

ہندوستانی ادویات کے نسخہ جات "تحفہ"

ارمغانِ جواہرات

معزز اطباء کرام کی نگاہوں میں

(۱) کتاب موصوف اسم بامسمّٰی ہے۔ حکیم خادم علی بدوملہی

(۲) نہایت ہی قابلِ قدر کتاب ہے۔ حکیم غلام محمد از فیض پور

(۳) یہ قابل قدر ایک بےنظیر تحفہ ہے۔ حکیم منصف علی از باٹھانوالہ

(۴) آپ کی کتاب نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ حکیم خادم حسین از غوث شاہ شمالی

(۵) واقعی لاجواب و اسم بامسمّٰی ہے۔ ڈاکٹر ہر چندرائے از کراچی

(۶) ایک نایاب تحفہ ہے۔ حکیم محمد فیض بخش جھاوریاں

(۷) کتاب بہت اچھی ہے۔ ڈاکٹر علی خیر جالندھر

(۸) آپکی کتاب ایک جواہرات کا خزانہ ہے۔ سید عبدالرسول احمدی مدرس

(۹) آپکی کتاب بیشک لولو المرجان ہے۔ حکیم عبدالمجید ملتان

(۱۰) بہت مفید کتاب ہے۔ حکیم محمد عبداللہ از کھیوا باجوہ

ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد یعقوب شمیم قریشی ڈھوڈہ براستہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

14

جسپر آج کوئی رہن وغیرہ کا بار نہیں ہے جسکی قیمت -/۵۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہ منقولہ نہ غیر منقولہ ہے۔ میری آمدنی بھی فی الحال کوئی نہیں۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں اس رقم وصیت کو آہستہ آہستہ ادا کر دونگی۔ اگر اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں۔ تو میرے ورثار سے وصول کیا جائے۔ جو اس مکان کے وارث ہوں۔ یہ چند حروف بطور سند تحریر کرتی ہوں الامتہ:۔ بیگم جان موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد احمد ثاقب گواہ شد:۔ نعمت اللہ خاں خاوند موصیہ۔

(نوٹ) یہ میرا مکان خاص ملکیت ہے یہ میں نے اپنے خاوند سے اپنا حق مہر وصول کرکے اور باقی اپنا زیور وغیرہ بیچ کر مکان بنایا تھا۔ اس کے علاوہ اور کوئی میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ صرف یہی مکان ہے۔ جو پانچ صد روپیہ کی مالیت ہے۔ اس مکان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت نقد اپنی زندگی میں ادا کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری اولاد وارث ہے۔ اسلئے میں نقد حصہ ادا کرکے اپنے فرض سے بری ہوتی ہوں۔ میری موت کے بعد دوبارہ میری اولاد سے کچھ نہ وصول کیا جائے۔

(نوٹ ۲) اگر میرے مرنے کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ بیگم جان موصیہ۔

۶۷۳۵ منکہ رضیہ سلطانہ بیگم زوجہ میاں سلطان محمود صاحب قوم راجپوت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں۔ البتہ میرے پاس اسوقت زیور طلائی قیمتی سات سو روپیہ مطابق شرح موجودہ ہے۔ اور میرا مہر بقدر ایک ایک ہزار روپیہ ہے۔ جس میں سے ۵۰۰ روپیہ مجھے بصورت زیور اپنے خاوند کی طرف سے وصول ہو چکا ہے۔ اور باقی ۵۰۰ روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس بارہ سو روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے ۵ روپے ماہوار خاوند کی طرف جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کا دسواں حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ اسی طرح اگر میری آمد میں کوئی اضافہ ہو یا میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ زیور کی تفصیل یہ ہے چوڑی گھڑی نما طلائی ایک جوڑی وزنی تین تولہ نیکلس ایک عدد طلائی۔ وزنی تین تولہ ۱۰ ماشے۔ انگوٹھی طلائی ۲ عدد وزنی ۸ ماشہ ایک بندی طلائی وزنی ۲ تولہ۔ بندے طلائی ایک جوڑی وزنی ۱۰ ماشے الامتہ: رضیہ سلطانہ بیگم۔ گواہ شد: سلطان محمود احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد: عبدالرحمن لاہور

۷۰۳۹ منکہ محمد بی بی بیوہ ماسٹر محمد الدین صاحب قوم کشمیری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۸/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ مبلغ یکصد روپیہ میرے پاس جمع ہے۔ اس میں میرا مہر بھی شامل ہے جو میں اپنے مرحوم خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ جو کہ ۳۲ روپے تھا۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میری زندگی میں کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مندرجہ بالا سو روپے کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جو کہ میں انشاء اللہ ساتھ ہی ادا کر دوں گی۔ الامتہ: محمد بی بی بقلم خود۔ گواہ شد: احمد الدین بقلم خود۔ گواہ شد: شیخ کرم الٰہی دارالعلوم

۷۰۴۷ منکہ زینب بیگم زوجہ چوہدری فضل الرحمن صاحب قوم سید عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۱۰/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ پانچسو روپیہ۔ گلوبند کلپ کانٹے پازیب جس کی قیمت چار سو چالیس روپے ہے۔ کل ۹۴۰ روپے بمع مہر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: زینب بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: ملک غلام حسین دارالرحمت صحابی موصی۔ گواہ شد: علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا

۷۰۵۰ منکہ کریم بی بی زوجہ مستری علم دین صاحب قوم راجپوت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۳۰ء ساکن قادیان دارالفتوح بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے سوائے ایک سو روپیہ نقد کے جنکی کہ میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی میری اور جائیداد میسر ہو جائے یا بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ تحریر لکھدی تاکہ سند رہے۔ مہر اس میں شامل ہے۔ الامتہ:۔ کریم بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ چوہدری عبدالرحمن گھٹیالیاں میاں مٹھو گواہ شد:۔ محمد شریف ٹیلیفون اپریٹر گورداسپور گواہ شد:۔ محمد حنیف مستری دارالفتوح۔

۶۹۴۹ منکہ کنیز فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالرشید صاحب تبسم بی۔ اے قوم ارائیں عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن زوجلہ ڈاکخانہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

(۱) مبلغ -/۶۰۰ روپیہ مہر جو میرے خاوند کے ذمہ تھا۔ وہ میں نے وصول کرلیا ہے۔

(۲) زیور سونے کا چار تولہ قیمت -/۲۵۰ روپے مشین سلائی کہنہ قیمتی تخمیناً -/۵۰ کل -/۳۰۰ روپیہ کل میری جائیداد اسوقت نوصد روپیہ کی ہے۔ جس کا ۱/۹ حصہ وصیت کا مبلغ یکصد روپیہ نقد ادا کرتی ہوں۔ مجھ کو سرٹیفکیٹ عطا فرما جائے۔ مگر میرے مرنے پر اگر اسکے علاوہ اور جائیداد پیدا ہو جائے تو اسپر بھی ۱/۹ حصہ مذکور کی شرط عائد ہوگی۔ الامتہ:۔ کنیز فاطمہ بیگم مذکورہ۔ گواہ شد:۔

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

فضلِ الٰہی

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

قیمت مکمل کورس ۱۵ روپے

مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دیجائیں جن کا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اکسیر اٹھرا

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضؓ طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا نسخہ ہم نے "اکسیر اٹھرا" کے نام سے تیار کیا ہے۔ جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ انکے لئے اکسیر اٹھرا لاثانی دوا ہے۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اسقدر اعلیٰ اور عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر کہیں سے نہ ملیں گی۔

قیمت ۸ تولہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولے ۱۱ روپے

طبیہ عجائب گھر قادیان

عزیز کار بالک منجن

دانتوں کے جملہ امراض کا علاج

قیمت فی اونس ایک روپیہ

ملنے کا پتہ۔ عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

موتی دانت پوڈر

جملہ امراض دندان کیلئے تریاق ہے

قیمت ۲ اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

کوئین ٹیبلٹس ملیریا

ٹکیاں

سے بچنے کے لئے بہترین دوا ثابت ہوئی ہیں

۱۰۰ ٹکیہ ۲ دو روپے۔ محصول ڈاک ۹ ر دو شیشی تک

دی کوئین سٹورز قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

زیورچ ۴ر نومبر۔ رائٹر کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ شاہ وکٹر اطالیہ کے تاج و تخت سے دستبردار ہو گئے ہیں۔

لاہور ۴ر نومبر۔ آج ہاؤس آف کامنز میں ہندوستان کی خطرناک صورت حالات پر بحث شروع ہوئی۔ لیبر پارٹی کے ایک ممبر نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس ہاؤس پر ہندوستان سے متعلق بہت سی ذمہ داریاں عائد ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ ہندوستان کے موجودہ خطرناک حالات کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ اس کمیشن کی تحقیقات کے بعد ذمہ دار اشخاص کو شدید ترین سزائیں دی جائیں اور اس امر کی پرواہ نہ کی جائے۔ کہ اس کی شخصیت کتنی بلند ہے۔ عوام الناس کو مسٹر ایمری سے بڑی شکایات ہیں۔ مسٹر ایمری ہندوستان کے حالات بیان کرنے سے ذرا نہیں جھجکتے۔ مگر وہ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ ہندوستان کا نظریہ نہیں ہوتا۔ ہم قحط کے متعلق حکومت ہند کو قصوروار گردانتے ہیں۔ اس وقت ہندوستان کے بعض صوبوں میں قیمتیں اس قدر بڑھ گئی ہیں۔ کہ غریب اور اوسط درجے کے لوگ انہیں خرید نہیں سکتے۔ اگر یہ قصور حکومت ہند کا نہیں تو اور کس کا ہے؟ مسٹر ایمری نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت ہند بڑی محنت سے کام کر رہی ہے۔ اور کرتی رہی ہے ہندوستان میں قیمتیں حد سے زیادہ بڑھ رہی تھیں۔ لیکن حکومت ہند کے اثر کی وجہ سے وہ مناسب حد تک آ رہی ہیں۔ یقیناً اس کامیابی کا سہرا حکومت ہند کے سر بندھے گا حکومت ہند نے ہندوستان کی تین چوتھائی آبادی کو قحط کی تباہی سے بچا لیا۔

ڈھاکہ ۴ر نومبر۔ اکتوبر کے آخری آٹھ دنوں میں شہر ڈھاکہ کی گلیوں سے ہندوؤں کی ۳۳ لاشیں اٹھائی گئیں۔ مسلمانوں کی ۸۴ ۱۹ر ستمبر سے ۱۰ر اکتوبر تک مسلمانوں کی ۲۷۳ لاشیں گلیوں سے اٹھائی گئیں۔ نرائن گنج کی ہندو کلیارن سمتی نے اکتوبر کے مہینہ میں ہندوؤں کی ۱۰۲ لاشیں ٹھکانے لگائیں۔ نرائن گنج کی تنظیم کمیٹی نے اکتوبر میں مسلمانوں کی ۲۰۲ لاشیں سپرد خاک کیں۔

واشنگٹن ۴ر نومبر۔ امیر فیصل اور امیر خالد عرب وفد کے دوسرے ممبروں کے ساتھ آج امریکہ کی ریاستوں کے دورہ کے بعد واشنگٹن واپس آ گئے۔ یہ دونوں تین ہفتے اس سفر پر رہے انہوں نے سات ہزار میل کا سفر کیا۔ شہزادوں نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ امریکہ کی ریاستوں میں اس وقت جو نظام حکومت قائم ہے وہ صحیح ہے۔ اب ہم سمجھ گئے ہیں کہ امریکہ نے اپنی شاہی کیوں قائم نہیں کی۔ امیر فیصل۔ شیخ حافظ وہبہ عرب وزیر متعینہ لنڈن کے ساتھ کچھ دن واشنگٹن میں ٹھہریں گے۔ امریکہ کے عرب شہزادگان کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی بھی دیں گے۔

لنڈن ۴ر نومبر۔ عراق کے ریجنٹ امیر عبدالرزاق معہ عراقی رئیس ارکان حربیہ انگلستان پہنچ گئے ہیں۔ وہ دو دن ملک معظم کے مہمان رہیں گے۔ اور اس کے بعد تمام انگلستان کا دورہ کریں گے۔ اور انگلستان کی جنگی کوششوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

دہلی ۵ر نومبر۔ آج وائسرائے ہاؤس سے اخباروں کے لئے ایک اعلان کیا گیا ہے کہ کینیڈا کی گورنمنٹ نے یہ کہا ہے کہ اگر جہاز میسر آنے کی صورت ہو جائے۔ تو کینیڈا گورنمنٹ ایک لاکھ ٹن گندم ہندوستان کے کمی والے علاقوں کے لئے دے گی۔ حضور وائسرائے نے کینیڈا کے وزیر اعظم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ کی اس پیش کش سے یہ ضرور معلوم ہو گیا۔ کہ آپ کو ہندوستان کی بھلائی سے دلچسپی ہے۔

واشنگٹن ۵ر نومبر۔ کل جنوبی بحرالکاہل میں رباؤل کے پاس امریکن ہوائی جہازوں نے ایک آٹھ ہزار ٹن کے جہاز کو نشانہ بنایا۔ اس جہاز پر نشانہ لگنے کے بعد وہ چند منٹ تک ڈوب گیا۔

ماسکو ۶ر نومبر۔ روس سے آمدہ خبریں مظہر ہیں کہ اب وہاں لڑائی کا زور نیپر کے زیریں حصہ سے ہٹ کر اوپر کی طرف ہو گیا ہے۔ روسی فوجوں نے کیف کو تین اطراف سے گھیر لیا ہے۔ اس شہر کے ایک طرف تو دریا ہے۔ شمال اور مغرب کی طرف سے روسی فوجیں جرمنوں کو دھکیلتی ہوئی جرمن قلعہ بندیوں کے بالکل قریب پہنچ رہی ہیں۔ اور ایک جگہ کیف سے تین میل شمال مغرب میں ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسیوں نے کیف سے باہر جانے والی بڑی سڑک کو بھی کاٹ دیا ہے۔ اس وقت روس میں پانچ علاقوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ ایک سفید روس میں جہاں روسی اب پولینڈ کی سرحد سے صرف ساٹھ میل ہیں۔ دوسرے کیف کے محاذ پر۔ تیسرے دریائے نیپر کے موڑ کے علاقہ میں۔ جہاں جرمن روسیوں کو روکنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے اس علاقہ میں گھر جانے کا شدید خطرہ ہے۔ چوتھے نچلے نیپر میں۔ اور پانچویں کریمیا میں جہاں گھری ہوئی جرمن فوجوں کی حالت ہر لحظہ خراب ہوتی جا رہی ہے۔ نیپر کے موڑ کے علاقہ میں روسی جرمنوں کو کریوائی راگ کی طرف دھکیلتے جا رہے ہیں اور ان کی حالت بد تر ہوتی جا رہی ہے۔

لنڈن ۶ر نومبر۔ جرمنوں نے اب مان لیا ہے کہ انہوں نے اٹلی میں ریکنا کسو شہر خالی کر دیا ہے۔ اسوقت اتحادی فوجیں اسی میل چوڑے مورچہ کے دونوں بازوؤں پر برابر آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔

قاہرہ ۶ر نومبر۔ مسٹر ایڈن نے کل ترکی کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ ترکی میں برطانی سفیر بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایڈن ماسکو سے مصر آتے ہوئے حبانیہ میں عراق کے وزیر اعظم سے بھی ملے۔

دہلی ۶ر نومبر۔ اخبار ہندوستان ٹائمز نے بنگال ریلیف فنڈ میں ۱۶۵۰ من چاول اور ۸۰۰ من گندم دی ہے۔

لنڈن ۶ر نومبر۔ ہوائی وزارت کا اعلان مظہر ہے۔ کہ کل بھاری امریکن بمباروں نے جرمنی اور جرمنی کے مقبوضہ علاقوں پر بڑے زور کا ہوائی حملہ کیا۔ اس کی تفصیل تو ابھی معلوم نہیں مگر حملہ کے وقت دشمن کے بہت سے ریڈیو سٹیشن بند رہے۔ دشمن کی ہوا مار توپوں نے بھی بڑا زور مارا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں کے ساتھ کئی جھڑپیں ہوئیں۔ اس حملہ میں ہالینڈ اور پولینڈ کے ہوائی بیڑوں نے بھی حصہ لیا۔ ہالینڈ کے کنارے کے پاس دشمن کی چار ای بوٹوں پر حملہ کیا گیا۔ ایک کو آگ لگ گئی اور تین کو بھاری نقصان پہنچایا گیا۔ ایک اور اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اکتوبر کے مہینہ میں جرمنی اور اس کے مقبوضات پر ہوائی حملوں میں سو سے زیادہ انجن برباد کر دئے گئے۔ برطانیہ کے وزیر فضائی مسٹر آرچیبالڈ سنکلیر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جب تک دشمن کی طاقت کو بالکل تباہ نہیں کر دیا جاتا۔ ہوائی حملے برابر جاری رہیں گے۔

واشنگٹن ۶ر نومبر۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی راباؤل میں کمک اتارنے کی پھر کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۹ جاپانی جہازوں کا ایک قافلہ اس طرف جاتا دیکھا گیا۔

کلکتہ ۶ر نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بنگال گورنمنٹ نے دس ہزار مصیبت زدہ لوگوں کو آرام گھروں میں پہنچانے کا انتظام کر لیا ہے۔ حکومت دیر سے کوشش کر رہی تھی۔ کہ لوگوں کو سڑکوں سے ہٹا کر آرام گھروں میں پہنچایا جا سکے۔ اس غرض سے پرائیویٹ اداروں کو گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں۔

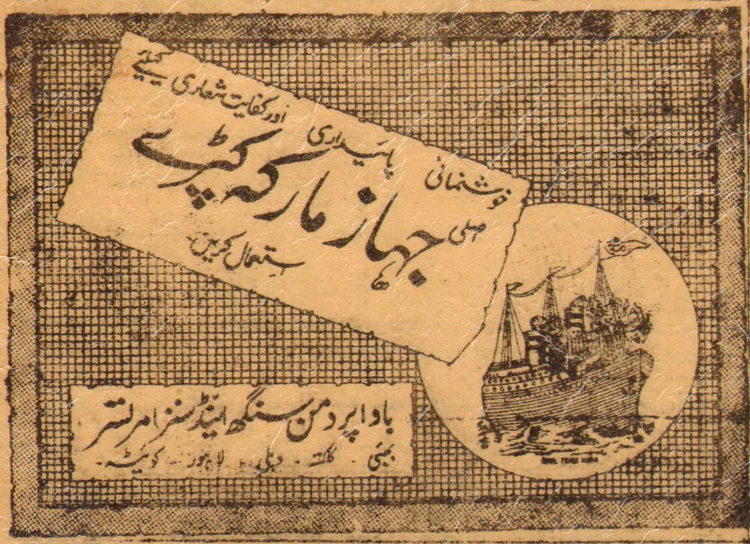

Digitized by Khilafat Library Rabwah